اسلام کے بنیادی عقائد پر مختصر مگر جامع کتاب

اسلامی عقیدہ

www.KitaboSunnat.com

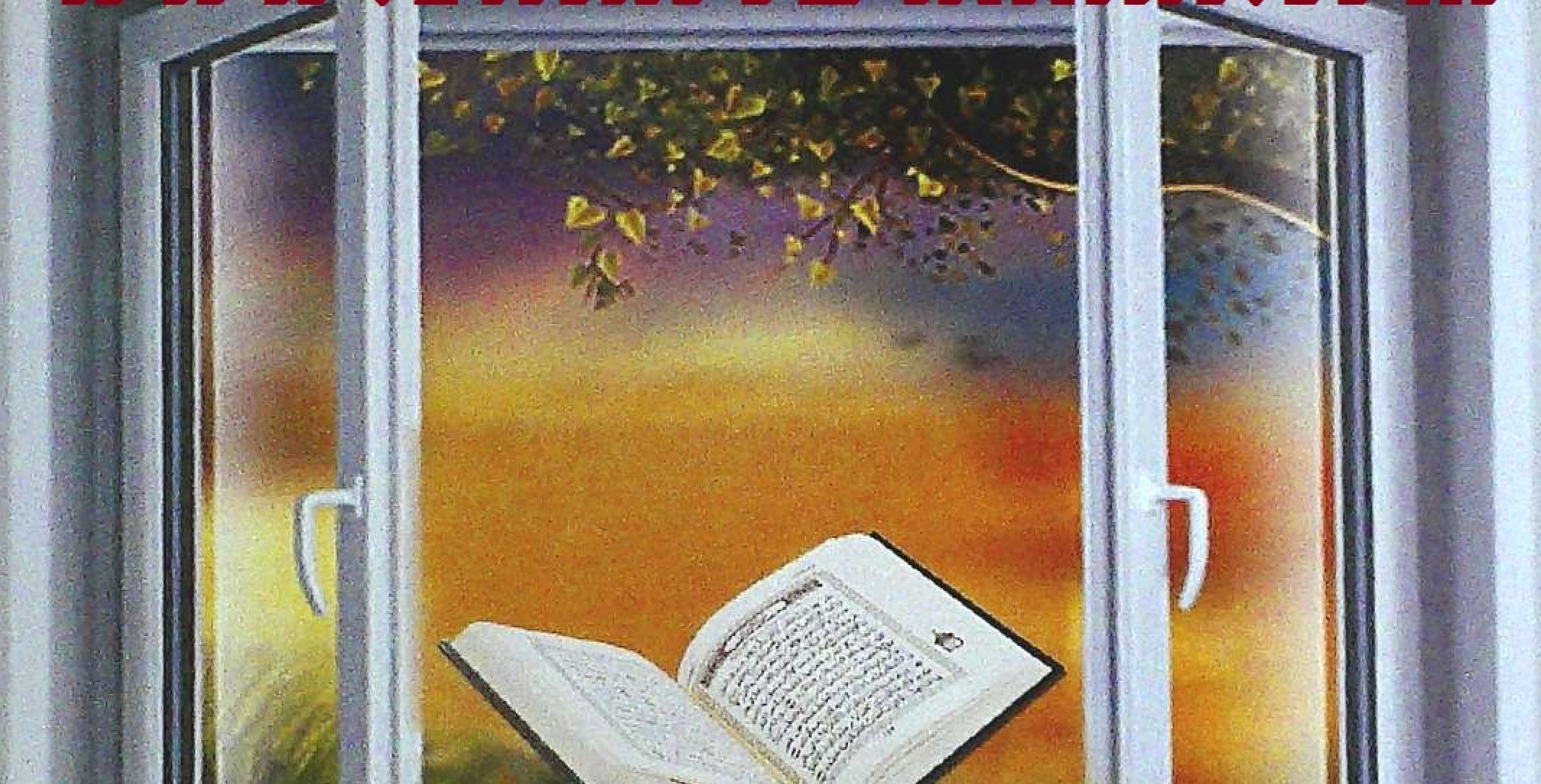

تالیف
محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

ترجمہ
حافظ حبیب الرحمن

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے بنیادی عقائد پر مختصر مگر جامع کتاب

اسلامی عقیدہ

تالیف

محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

ترجمہ

حافظ حبیب الرحمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

اسلامی عقیدہ

تالیف ______ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ ______ حافظ حبیب الرحمن

2018ء

ناشر ______ دارالابلاغ

المکتبۃ الاشاعۃ السلفیہ
99- جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر ....

ملنے کے پتے

لاہور- البلاغ (جیل روڈ 35717842 گلبرگ 35717842) البدر پبلی کیشنز 0333-4173066

راولپنڈی- تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535168 دارالفکر اسلامی 0321-5216287 مکتبہ عائشہ 0321-5075075

اسلام آباد- المسعود اسلامک کس 2261356 البلاغ 2281420 دارالسلام شوروم 0321-5370378

الہدیٰ انٹرنیشنل 4434615, 0321-8014008 کراچی- فضلی سنز 32212991 علمی کتب خانہ 32628939

فیصل آباد- مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204- مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 0300-6628021

پشاور- معراج کتب خانہ 214720- واہ کینٹ: البلاغ 051-4541148

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انسانی بساط وطاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں تصحیح اغلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

دارالابلاغ | پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور پاکستان | 0423-7361428
0332-4623931

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ مترجم 7
- مقدمہ 9
- دین اسلام 11

ارکانِ اسلام

- اسلام کا پہلا رکن: توحید ورسالت کی گواہی 17
- اسلام کا دوسرا رکن: نماز قائم کرنا 17
- نماز کے فوائد وثمرات 17
- اسلام کا تیسرا رکن: زکوۃ ادا کرنا 18
- زکوۃ کے فوائد وثمرات 18
- اسلام کا چوتھا رکن: رمضان کے روزے رکھنا 18
- اسلام کا پانچواں رکن: حج کرنا 18
- اسلامی عقیدے کی بنیادیں 19

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مفہوم

- اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے 22

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- دلیل فطرت 22
- عقلی دلیل 22
- شریعت سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل 24
- فہم وشعور سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل 25
- انبیاء کرام علیہم السلام کے چند ایک معجزات کا تذکرہ 27
- اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اس کا کوئی شریک اور مددگار نہیں 28
- اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ اکیلا ہی معبود برحق ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں 30
- اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات پر ایمان لانا 35
- مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات 37

فرشتوں پر ایمان لانا

- فرشتوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے 39
- فرشتوں پر ایمان لانے کے بعض فوائد وثمرات 40

کتابوں پر ایمان لانا

- کتابوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے 44
- کتابوں پر ایمان لانے کے چند فوائد وثمرات 45

رسولوں پر ایمان لانا

- رسولوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے 50
- رسولوں پر ایمان لانے کے چند فوئد وثمرات 52

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے دن پر ایمان لانا

- آخرت کے دن کے حوالے سے تین چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے 54
- آخرت کے دن پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات 60
- قرآن وسنت کی نصوص 60
- فہم وشعور 61
- پہلی مثال 61
- دوسری مثال 61
- تیسری مثال 62
- چوتھی مثال 62
- پانچویں مثال 63
- عقلی دلیل 64
- قبر کے فتنے پر ایمان لانا 66
- قبر کا عذاب اور اس کی نعمتوں پر ایمان لانا 66
- فہم وشعور 70
- عقلی دلیل 70

تقدیر پر ایمان لانا

- قرآن وسنت کی نصوص 75
- امر واقعہ 76
- دوسری مثال 79
- تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات 80

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- تقدیر کے مسئلہ میں دو گروہ صحیح راستے سے بھٹک گئے 81
- پہلے گروہ (جبریہ) کا قرآن وسنت کی نصوص اور امر واقعہ کی رو سے رد 81
- دوسرے گروہ (قدریہ) کا قرآن وسنت کی نصوص اور عقلی دلائل سے رد 82
- عقلی دلیل 83
- اسلامی عقیدے کے اہداف ومقاصد 84

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اسلامی عقیدہ وہ بنیادی امر ہے کہ جملہ تمام احکام وعبادات اس کے بعد ہی آتے ہیں، اس کی درستگی سے دیگر عملی کمزوریوں کے باوجود بھی نجات ممکن ہے، لیکن اگر اسی سے شرک کی بو آتی ہو تو پھر زندگی بھر کے تمام اعمال کے غارت ہونے کا خدشہ ہے۔ جیسا کہ ربِ کریم کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

(النساء: ١١٦)

”یقیناً اللہ تعالیٰ اس گناہ کو کبھی بھی نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا۔“

لہٰذا اس کی اہمیت کے پیش نظر ہر مسلمان کو دیگر جمیع امور سے بڑھ کر اپنے عقائد کی اصلاح کرنی چاہیے، حتیٰ کہ عبادات سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اگر کوئی شخص اعتقادی طور پر شرک کی غلاظت سے لتھڑا پڑا ہو تو وہ عبادت وریاضت میں ساری عمر بھی صرف کر دے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ رائیگاں ہے، جب تک وہ اپنا عقیدہ نہ درست کر لے۔

اسلامی تعلیمات میں دو طرح کے احکام بیان ہوئے ہیں: ایک وہ جو عقیدے سے متعلقہ ہیں اور دوسرے وہ جو فقہی ہیں۔ قرآن وسنت میں ہر دو کا تفصیلاً ذِکر موجود ہے۔ زیرِ نظر کتاب عقیدے سے متعلقہ احکام کے بارے میں ہے، جس میں مؤلف نے اسلام کے بنیادی عقائد کا اختصار کے ساتھ جائزہ پیش کرتے ہوئے ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ ارکانِ ایمان کا ذکر قدرے تفصیل کے ساتھ ہے۔ ایمان کے چھ ارکان کی تفصیل نہایت جامع انداز میں بیان کی ہے اور اس ضمن میں بعض گمراہ فرقوں اور ان کے اعتراضات کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدلل جوابات کے ساتھ رد کیا ہے۔ الغرض! کتاب یہ کتاب عقائد اسلامیہ سے متعلقہ ان بنیادی معلومات پر مشتمل ہے جن کی معرفت ہر مسلمان پر لازم ہے۔

مدینہ منورہ میں دورانِ تعلیم راقم کی نظر سے یہ کتاب گزری تو مطالعے کے بعد نہایت مفید معلوم ہوئی، اسی بناء پر اسے اردو قالب میں ڈھالنے کا عزم کیا، اور اب یہ الحمدللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتاب کی تیاری اور اشاعت میں تعاون پر برادرم حافظ فیض اللہ ناصر کے لیے دِلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں کامیابیوں سے نوازے اور سعادت وخوش بختی ان کا مقدر ٹھہرے۔ آمین

نیز باری تعالیٰ کے حضور میں التجا ہے کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اسے میرے لیے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذریعہ نجات بنادے۔ آمین یارب العالمین

أخوكم في الدين

حافظ حبیب الرحمان بن عبدالغفار

ساکن: خانیوال

متعلم: جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان وسلم تسليما.

أما بعد:

علم توحید تمام علوم میں افضل ترین اور عظمت والا علم ہے اس کی معرفت حاصل کرنا ہر انسان کا اولین فریضہ ہے کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ، اس کے اسماء وصفات اور حقوق اللہ کے ساتھ ہے اور اس لئے بھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کنجی اور تمام شریعتوں کا مرکزی پیغام ہے تمام انبیاء ورسل اسی بات کی دعوت دیتے رہے ہیں، ارشاد بارتعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ [الأنبياء:٢٥]

”آپ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے بذات خود اپنی وحدانیت کی گواہی دی ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتوں اور اہل علم نے بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور یکتائی کی گواہی دی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (آل عمران : ١٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

جب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اتنا مقام اور مرتبہ ہے تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کو سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کرے تاکہ علم اور بصیرت سے عقیدہ توحید اپنائے اور دنیا وآخرت میں سعادت وخوش بختی اس کا مقدر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دین اسلام دے کر مبعوث فرمایا جو کہ آخری دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ اس نے دین کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا اور اسلام کو ہی بطور دین پسند فرمایا، کسی سے بھی اس کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴾ (الاحزاب : ۴۰)

"(لوگو!) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے"

اور فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ﴾ (المائدة : ۳)

"آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران : ۱۹)

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔"

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ (آل عمران : ٨٥)

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں پر لازم کر دیا کہ وہ اسی کو بطور دین اختیار کریں، اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾﴾ (الاعراف : ١٥٨)

”آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف سے اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں پر اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی اُمی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ۔“

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)) ❶

”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی بھی یہودی اور عیسائی میرے بارے میں سنتا ہے، پھر فوت ہو جاتا ہے، لیکن جس

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب إيمان أهل الكتاب برسالة الإسلام، ح: 153.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چیز کو دیکر میں بھیجا گیا ہوں اس پر ایمان نہیں لاتا، وہ آگ والوں میں سے ہے۔“

رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر اس چیز کی تصدیق کرنا اور قبول کرنا جسے محمد ﷺ لے کر آئے ہیں۔ صرف دل سے تصدیق کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اللہ کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا بھی ایمان کا حصہ ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ کا چچا ابو طالب مؤمن نہیں تھا حالانکہ وہ نبی ﷺ کی تصدیق کرتا تھا اور اس بات کی گواہی بھی دیتا تھا کہ محمد ﷺ کا دین تمام ادیان سے بہتر ہے۔

دین اسلام ان تمام مصلحتوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے جن کو سابقہ مذاہب متضمن تھے، اس کے ساتھ ساتھ یہ ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر امت کے لئے لائق ومناسب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ﴾ (المائدة : ٤٨)

”اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔“

دین اسلام کا ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر امت کے لئے لائق ومناسب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھامنا ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر امت کی مصلحتوں کے منافی نہیں ہے بلکہ اسی میں امت کی بہتری اور بھلائی ہے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ دین اسلام ہر زمانے ہر جگہ اور ہر امت کے ماتحت ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔

دین اسلام ہی سچا دین ہے، جس کو مضبوطی سے تھامنے والے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت اور مدد کی ضمانت دی ہے اور اس بات کا وعدہ دیا ہے کہ وہ اسے اس کے مخالفین پر غلبہ عطا کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٩﴾ (الصف : ۹)

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کر دے، اگر چہ مشرکین ناخوش ہوں۔''

اور فرمایا:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٥﴾ (النور : ۵۵)

''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کو وہ امن امان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے، اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔''

دین اسلام عقیدہ بھی ہے اور شریعت بھی اور یہ ہر لحاظ سے کامل ہے۔

- اسلام اللہ تعالیٰ کی توحید کا حکم دیتا ہے اور شرک سے روکتا ہے۔
- سچائی کا حکم دیتا ہے اور جھوٹ سے روکتا ہے۔
- عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے اور ظلم سے منع کرتا ہے۔

دو ہم مثل چیزوں میں مساوات اور برابری کا برتاؤ کرنا اور مختلف چیزوں میں تفریق کرنے کا نام عدل ہے، مطلق مساوات کا نام عدل نہیں ہے (جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام مطلق مساوات اور برابری کا دین ہے) کیونکہ دو مختلف چیزوں کے مابین مساوات کرنا ظلم ہے، اسلام اس بات کا حکم نہیں دیتا اور نہ ہی ایسا کرنے والے کی مدح سرائی کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- امانت داری کا حکم دیتا ہے اور خیانت کرنے سے منع فرماتا ہے۔
- وعدوں کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور وعدہ خلافی کرنے سے روکتا ہے۔
- والدین سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کی نافرمانی کرنے سے منع فرماتا ہے۔
- صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور قطع رحمی سے منع کرتا ہے۔
- پڑوسیوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے اور برے رویے سے منع کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ اسلام ہر اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ہر برے اخلاق سے منع کرتا ہے، ہر نیک کام کرنے کا حکم دیتا ہے اور ہر برے کام سے روکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

(النحل : ۹۰)

''اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ اسلام

ارکان اسلام سے مراد وہ پانچ چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ، وفي رواية عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ)) فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْحَجُّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .❶

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں نماز قائم کرنا زکوۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور حج ادا کرنا۔'' ایک آدمی نے کہا: حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا (یعنی رسول اللہ ﷺ نے حج کا ذکر روزوں سے پہلے کیا) تو جواباً ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں، رمضان کے روزے رکھنا اور حج ادا کرنا، میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس، ح: 8 ، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس، ح: 16.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا پہلا رکن: توحید و رسالت کی گواہی:

اسلام کا پہلا رکن یہ کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے اور نبی ﷺ کے سچا رسول ہونے کا پختہ یقین ہو اور وہ اس شہادت کا اظہار اپنی زبان سے اس انداز میں کرے کہ اس کو اتنا یقین ہو گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار اور محمد ﷺ کی رسالت اور بندگی کے اعتراف کو دو گواہیاں ہونے کے باوجود ایک رکن شمار کیا گیا ہے، اس لیے کہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کا ہی پیغام پہنچاتے ہیں، پس نبی ﷺ کے "بندہ" ہونے کی اور رسالت کی گواہی دینا لا الہ الا اللہ کی شہادت کا تتمہ ہے یا پھر اس وجہ سے کہ یہ دو شہادتیں اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کے اعمال کے صحیح ہونے اور اور مقبول ہونے کی بنیاد ہیں کیونکہ کسی بھی عمل کے قبول ہونے کی دو شرطیں ہیں:

① اخلاص ② رسول اللہ ﷺ کی پیروی

اخلاص کے ساتھ "لاالہ الا اللّٰہ" کی شہادت پوری ہو گئی اور متابعت رسول کے ساتھ "أن محمدا عبده ورسوله" کی شہادت پوری ہو گئی۔

اس عظیم شہادت کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان کا دل اور نفس مخلوق کی غلامی اور غیر نبی کی اتباع سے آزاد ہو جائے۔

اسلام کا دوسرا رکن: نماز قائم کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالانے کی خاطر نماز کو درستگی اور اس کے اوقات اور کیفیت کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا۔

نماز کے فوائد و ثمرات

- شرح صدر ہوتا ہے۔
- نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

* برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

اسلام کا تیسرا رکن: زکوۃ ادا کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالانے کی خاطر مال میں واجب شدہ مقدار کو خرچ کرنا۔

زکوۃ کے فوائد وثمرات

* نفس کو برے اخلاق جیسے بخیلی وغیرہ سے پاک کرنا
* اسلام اور مسلمانوں کی حاجات کو پورا کرنا

اسلام کا چوتھا رکن: رمضان کے روزے رکھنا

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالانے کی خاطر رمضان کے دنوں میں روزے کی حالت میں ممنوعہ کاموں سے اجتناب کرنا

روزے کے فوائد وثمرات میں سے ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر اپنے نفس کو محبوب چیزوں سے روکے رکھتا ہے۔

اسلام کا پانچواں رکن: حج کرنا

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالانے کی خاطر حج کے شعائر کو ادا کرنے کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا۔

حج کے فوائد وثمرات میں سے ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی خاطر نفس کو مالی اور بدنی استطاعت کے خرچ کرنے پر آمادہ کرتا ہے، اسی وجہ سے حج جہاد فی سبیل اللہ کی ایک قسم ہے۔

ارکان اسلام کے جو فوائد وثمرات ہم نے ذکر کئے ہیں اور جن کو ہم نے ذکر نہیں کیا (ارکان اسلام کے اور بہت سے فوائد ہیں جن کی طرف مصنف نے اشارہ نہیں کیا) امت محمدی کو اسلامی امت اور تمام رذائل سے پاک کر دیتے ہیں۔ ایسی امت جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دین حق کو اختیار کرتی ہے اور مخلوق سے عدل اور سچائی کا معاملہ کرتی ہے، کیونکہ دیگر شرائع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی اصلاح اور درستگی ارکان اسلام کی اصلاح اور درستگی میں مضمر ہے اور امت کے حالات تب درست ہوتے ہیں جب ان کے دینی امور درست ہوں جس طرح ان کے دینی معاملات میں بگاڑ پیدا ہوتا جائے گا، اسی قدر ان کے حالات بگڑتے چلے جائیں گے۔ اس بات کی مزید وضاحت اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٩٦﴾ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿٩٧﴾ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩٨﴾ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩٩﴾﴾ (الاعراف: ۹۶ تا ۹۹)

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔ کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آ پڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آ پڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔ کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آ گئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔''

سابقہ امتوں کی تاریخ بھی نظر میں رہنی چاہیے، تاریخ عقلمندوں کے لئے عبرت اور جس کے دل پر پردہ پڑا ہوا ہے؛ کے لئے باعث بصیرت ہے۔

اسلامی عقیدے کی بنیادیں

سابقہ صفحات میں ہم نے وضاحت کی ہے کہ اسلام عقیدہ بھی ہے اور شریعت بھی، چند ایک اسلامی شعائر کا ذکر کیا اور ارکان اسلام کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ ان شرائع کی اساس ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقیدے کی اساس مندرجہ ذیل چھ چیزیں ہیں:

- اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا
- فرشتوں پر ایمان لانا
- اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا
- تمام رسولوں پر ایمان لانا
- آخرت کے دن پر ایمان لانا
- اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ﴾ (البقرة : ۱۷۷)

"ساری اچھائی مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔"

تقدیر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝۴۹ وَ مَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝۵۰ ﴾

(القمر : ۴۹، ۵۰)

"بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔"

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) ❶

''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر ایمان لائے، اس کی کتابوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں پر ایمان لائے، آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة الإيمان والإسلام والقدر وعلامة الساعة، ح: 8.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مفہوم

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے بارے میں مندرجہ ذیل چار چیزوں کا اعتقاد رکھے۔

(۱) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر فطرت، عقل، شریعت اور حواس دلالت کرتے ہیں۔

دلیل فطرت:

یقیناً تمام مخلوقات کی فطرت میں بغیر کسی تعلیم وتربیت اور غور وفکر کے اپنے خالق پر ایمان لانا موجود ہے اور ہر شخص اپنی فطرت پر رہتا ہے جب تک اسے اس سے ہٹانے والا کوئی عنصر وجود میں نہیں آتا۔ ارشاد نبوی ہے:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ)) [1]

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔''

عقلی دلیل

www.kitabosunnat.com

انسانی عقل بھی اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے کیونکہ تمام تر مخلوقات کا کوئی نہ کوئی خالق ضرور ہے کیونکہ کوئی بھی چیز بذات خود اپنے آپ کو پیدا نہیں کر سکتی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ کوئی چیز اچانک پیدا ہو جائے۔

کوئی چیز بذات خود اپنے آپ کو پیدا نہیں کر سکتی کیونکہ وہ اپنے وجود سے پہلے معدوم تھی،

[1] صحيح بخاري، كتاب الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين، ح: 1385.

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ خالق کیسے ہو سکتی ہے!؟

اور یہ بھی ناممکن ہے کہ کوئی چیز اچانک وجود میں آجائے، اس لیے کہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ ساری کائنات کا بہترین انداز سے منظم ہونا، چیزوں کا باہمی ربط اور نظم وضبط، اسباب ومسببات کا باہمی رشتہ اور کائنات کی دیگر اشیاء کا آپس میں ربط، یہ تمام چیزیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ ساری کائنات اچانک وجود میں نہیں آئیں کیونکہ جو چیز اچانک وجود میں آتی ہے وہ اپنے وجود کے اعتبار سے بھی غیر منتظم ہے تو پھر اپنی بقا اور ترقی میں کیسے منتظم ہو سکتی ہے۔

جب ان مخلوقات کا اپنے آپ کو پیدا کرنا ناممکن ہے اور یہ بات بھی محال ہے کہ یہ اچانک وجود میں آجائیں تو متعین ہو گیا کہ کوئی ان کو پیدا کرنے والا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس واضح اور قطعی دلیل کا ذکر سورۂ طور میں کچھ اس طرح سے کیا ہے:

﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝٣٥ ﴾(الطور : ٣٥)

"کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔"

یعنی یقیناً وہ بغیر خالق کے نہیں پیدا کئے گے اور نہ ہی انہوں نے اپنے آپ کو پیدا کیا ہے تو اس بات کا تعین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا خالق ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ نبی ﷺ جب تلاوت کرتے کرتے ان آیات پر پہنچے:

﴿ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝٣٥ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝٣٦ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ ۝٣٧ ﴾

(الطور : ٣٥ تا ٣٧)

"کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔ کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔''

جبیر اس وقت مشرک تھے، کہنے لگے:

''كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِير وَذَالِكَ أَوَّلَ مَا وَقَرَ الإِيمَانُ فِي قَلْبِي.''❶

''قریب تھا کہ میرا دل اڑنے لگے اور انہی آیات کے سننے کی وجہ سے میرے دل میں ایمان قرار پا گیا۔''

ایک مثال سے بات مزید واضح ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص آپ سے مخاطب ہو کر کہے کہ ایک مضبوط اور عالیشان محل ہے، جس کے اردگرد باغات ہیں، ان کے درمیان نہریں چل رہی ہیں، اس میں طرح طرح کے بچھونے اور تخت ہیں، الغرض اس میں ہر طرح کی زیب و زینت کا سامان ہے، پھر کہے کہ یہ محل اور وہ تمام چیزیں جو اس میں ہیں بذات خود وجود میں آئی ہیں یا بغیر کسی موجد کے اچانک ظاہر ہوئیں ہیں تو آپ اس بات کا فوری انکار کریں گے، اور اسے جھٹلائیں گے اور اس کی باتوں کو بیوقوفی شمار کریں گے تو کیا یہ وسیع وعریض کائنات، زمین و آسمان، اجرام سماوی، اس میں پیش آنے والے مختلف احوال و واقعات اور یہ بے مثال او ردلفریب نظام کیا خود بخود وجود میں آ گیا؟! یا بغیر کسی موجد کے اچانک اس کا ظہور ہو گیا؟!

شریعت سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل

تمام آسمانی کتابیں اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل ہیں۔ یہ کتابیں ایسے عدل و انصاف پر مبنی احکامات پر مشتمل ہیں جن میں مخلوق کے مصالح اور منافع ہیں۔ یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ کتابیں اس علم و حکمت والے رب کی طرف سے ہیں جو مخلوق کے مصالح سے خوب واقف ہے۔ یہ کتابیں بعض غیبی امور پر مشتمل ہیں جو کہ مستقبل میں بعینہ وقوع پذیر ہوئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اس قادر رب کی طرف سے نازل کردہ ہیں جو ان واقعات کو پیدا کرنے پر قادر ہے جن کی اس نے خبر دی ہے۔

❶ صحيح بخاري، ح: 4023، 4854.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہم وشعور سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل

اللہ تعالیٰ کے وجود پر فہم وشعور کی دلالت دو طرح سے ہے:

(ا)......ہم روزانہ سنتے اور مشاہدہ کرتے ہیں کہ پکارنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے اور مصیبت زدوں کی مدد ہوتی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر قطعی دلیل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴾ (الانبیاء : ۷۶)

''نوح کے اس وقت کو یاد کیجیے جب اس نے اس سے پہلے دعا کی، ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی۔''

اور فرمایا

﴿اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَكُمۡ﴾ (الانفال : ۹)

''اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ نے تمہاری سن لی۔''

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَقَامَ ذٰلِكَ الأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ. ❶

"اللہ کے رسول ﷺ کے دور میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے نبی ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! مال و متاع تباہ ہو گیا، اہل وعیال فاقہ کشی کا شکار ہیں آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، ہمیں آسمان میں بادل دکھائی نہیں دے رہے تھے، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپؐ نے اپنے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ یکا یک پہاڑوں کی مانند بادل نمودار ہوئے، آپ اپنے منبر سے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کے قطروں کو آپ کی داڑھی مبارک پر بہتے ہوئے دیکھا اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی دیہاتی یا کوئی اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مکان تباہ ہو گئے، مال غرق ہو گیا! آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش کو لے جا۔ آپ جس جانب اشارہ کرتے جاتے آسمان صاف ہوتا جاتا۔"

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور دعا کی قبولیت کی شرائط کو پورا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ب:..... انبیاء کرام کے معجزات جس کا لوگ مشاہدہ کرتے ہیں یا ان کے بارے میں سنتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر قطعی دلیل ہیں کیونکہ معجزات دکھانا انسان کے بس سے باہر ہے یہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے اپنے رسولوں کی مدد اور نصرت کے لئے ظاہر کرتا ہے۔

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة ح: 933.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کرام علیہم السلام کے چند ایک معجزات کا تذکرہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اپنی لاٹھی کو سمندر پر مار۔ جب آپ نے لاٹھی ماری تو سمندر میں بارہ راستے بن گئے اور ان راستوں کے درمیان پانی پہاڑوں کی مانند تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴾ (الشعراء : ٦٣)

''ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مار، پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور پانی کا ہر ایک حصہ بڑے پہاڑ کے مثل ہو گیا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور ان کو قبروں سے نکالتے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ﴾ (آل عمران : ٤٩)

''اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔''

اور فرمایا:

﴿وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ﴾ (المائدة : ١١٠)

''اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے۔''

محمد رسول اللہ ﷺ سے جب قریشِ مکہ نے نبوت کی دلیل مانگی تو آپ نے چاند کی طرف اشارہ کیا، وہ دو ٹکڑے ہو گیا اور لوگوں نے اسے دیکھا اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝﴾ (القمر : ١ تا ٢)

''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے۔"

یہ لوگوں کے مشاہدے میں آنے والی وہ نشانیاں ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی مدد اور نصرت کے لئے ظاہر کیا، یہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر قطعی دلیل ہیں

(۲) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے اور اس کا کوئی شریک اور مددگار نہیں:

رب سے مراد وہ ذات ہے جو پیدا کرنے والی ہے، بادشاہ ہے، حاکم ہے، اس کے علاوہ کوئی پیدا کرنے والا نہیں، اس کے علاوہ کوئی مالک نہیں، اس کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ﴾ (الاعراف : ٥٤)

"یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا۔"

اور فرمایا

﴿ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴾ (فاطر : ١٣)

"یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے، جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔"

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کو رب مانتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو حقیقت کو جھٹلاتا ہے اور اپنے اندر کی بات چھپاتا ہے، جیسا کہ فرعون نے اپنی قوم سے کہا:

﴿ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴾ (النازعات : ٢٤)

"تم سب کا رب میں ہی ہوں۔"

﴿ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ﴾ (القصص : ٣٨)

"فرعون کہنے لگا: اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ باتیں اس کا عقیدہ نہیں تھیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا﴾

(النمل : ١٤)

''انہوں نے انکار کر دیا، حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے، صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر (انکار کیا تھا)۔''

اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا أَنْزَلَ هَؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ﴿١٠٢﴾﴾ (الاسراء : ١٠٢)

''(موسیٰ نے جواب دیا) کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان و زمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً تباہ اور ہلاک کیا گیا ہے۔''

اسی وجہ سے مشرکین بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک ٹھہرانے کے باوجود اس کے رب ہونے کا اقرار کرتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾﴾

(المومنون : ٨٤ تا ٨٩)

''پوچھیے تو سہی کہ زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو؟ فوراً جواب دیں گے کہ اللہ کی، کہہ دیجیے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔ دریافت کیجیے کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟ وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجیے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ پوچھیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتلا دو؟''

اور فرمایا:

﴿ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾ (الزخرف: ۹)

''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا کہ انہیں غالب ودانا اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾ (الزخرف: ۸۷)

''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟''

اللہ تعالیٰ کا حکم کونی اور شرعی دونوں طرح کے حکموں کو شامل ہے جیسے وہ تقاضہ حکمت کے مطابق کائنات کے معاملات کی تدبیر کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے، اسی طرح وہ تقاضہ حکمت کے مطابق عبادات اور معاملات میں بھی اپنے احکامات صادر فرماتا ہے۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادات کو مشروع کرنے والا اور معاملات میں حاکم مان لیا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اور وہ بے ایمان ہو گیا۔

(۳) اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی معبود برحق ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں:

''الٰہ'' کا معنی معبود ہے یعنی محبت اور تعظیم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ ﴾ (البقرة: ۱۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔''

اور فرمایا:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ﴾ (آل عمران : ۱۸)

''اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

ہر وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود بنایا جس کی وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کرتا تھا اس کی الوہیت باطل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴾ (الحج : ٦٢)

''یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔''

کسی چیز کا محض نام ''الٰہ'' رکھ دینے سے اسے حق الوہیت نہیں مل جاتا، اللہ تعالیٰ نے ''لات، مناۃ، عزیٰ'' کے بارے میں فرمایا:

﴿اِنْ هِيَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ﴾ (النجم : ۲۳)

''دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔''

اور ہود علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

﴿ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : ۷۱)

''کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے؟ ان کے معبود ہونے کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔''

اور یوسف علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنے جیل کے ساتھیوں سے کہا:

﴿ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ ﴾

(یوسف : ۳۹، ۴۰)

''کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں یا ایک اللہ زبردست طاقتور؟ اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔''

اسی وجہ سے تمام رسولوں نے اپنی اپنی قوم سے یہی کہا:

﴿ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ ﴾ (الاعراف : ۵۹)

''تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں۔''

لیکن مشرکین نے اس بات کو نہیں مانا اور اللہ کے علاوہ کئی ایک معبود بنا لئے جن کی وہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے تھے اور ان سے مدد طلب کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے اس فعل کا دو عقلی دلیلوں کے ساتھ رد کیا ہے:

(۱)..... ان معبودوں میں الوہیت کے خصائص میں سے کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ یہ مخلوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، پیدا نہیں کر سکتے، نہ اپنی عبادت کرنے والوں کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی ان سے کسی نقصان کو دور کر سکتے ہیں، نہ ہی ان کی زندگی اور موت کے مالک ہیں، نہ ہی آسمانوں میں کوئی چیز ان کی ملکیت ہے اور نہ ہی وہ اس میں شریک ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ۝﴾

(الفرقان : ۳)

"ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ﴾ (سبا : ۲۲، ۲۳)

"کہہ دیجیے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو، نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف : ۱۹۱، ۱۹۲)

"کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہ کر سکیں اور وہ خود ہی پیدا کیے گئے ہیں۔ اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود بھی مدد نہیں کر سکتے۔"

جب ان کے معبودوں کا یہ حال ہے تو ان کی عبادت کرنا احمقانہ فعل اور سب سے بڑھ کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باطل چیز ہے۔

(۲)..... مشرکین اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی پالنے والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، اسی کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے، وہی پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا یہ تمام باتیں اس بات کو مستلزم تھیں کہ جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو رب مانا اسی طرح وہ اللہ تعالیٰ کو معبود بھی مانتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (البقرة: ۲۱، ۲۲)

"اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔"

اور فرمایا:

﴿ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ ﴾

(الزخرف: ۸۷)

"اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں؟"

اور فرمایا:

﴿ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ (یونس: ۳۱، ۳۲)

''آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان وزمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ ''اللہ'' تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔ سو یہ ہے اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب حقیقی ہے۔ پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے، پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟''

(۴) اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات پر ایمان لانا:

یعنی اپنے جن ناموں اور صفات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یا رسول اللہ ﷺ نے اپنی سنت میں ثابت کیا ہے اسے بغیر کسی معنوی تبدیلی، بغیر کسی طرح کی کیفیت بیان کیے، کسی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیے بغیر اس طرح سے ماننا جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾﴾ (الاعراف: ۱۸۰)

''اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں، سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾﴾

(الروم: ۲۷)

''اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے، آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے۔''

اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

''اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے مسئلہ میں دو گروہ گمراہ ہو گئے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

پہلا گروہ معطلہ کہلاتا ہے، یہ وہ گروہ ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کا کلی یا جزوی طور پر انکار کر دیا اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کو ثابت کرنے سے تشبیہ لازم آئے گی یعنی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ لازم آئے گی ان کے یہ خیال مندرجہ ذیل دلائل کی وجہ سے باطل ہے:

(۱)...... اگر ان کی یہ بات مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کو ثابت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ لازم آئے گی تو اس سے بہت سے باطل لوازمات پیدا ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی کلام میں تناقض کا پایا جانا۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے اسماء وصفات کو ثابت کیا ہے اور اس بات کی نفی کی ہے کہ اس کی مثل کوئی چیز ہو۔ اگر ان اسماء وصفات کو ثابت کرنے سے تشبیہ لازم آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی کلام میں اختلاف کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جس کا بعض حصہ بعض کی تکذیب کرتا ہے۔

(۲)...... دو چیزوں کے اسم اور صفت میں متفق ہونے کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ دونوں ہم مثل بھی ہوں آپ مشاہدہ کرتے ہیں کہ دو آدمی جن میں سے ہر ایک سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے اور کلام بھی کرتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ دونوں سننے دیکھنے کلام کرنے اور دیگر صفات میں بھی ہم مثل ہوں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ تمام تر حیوانات کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہیں لیکن (فقط اسم کے مشترک ہونے کی وجہ سے) یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہم مثل بھی ہوں۔ جب مخلوقات میں اسماء وصفات میں اتفاق ہونے کے باوجود یہ تفاوت پایا جاتا ہے تو خالق اور مخلوق کے مابین یہ فرق زیادہ واضح اور بڑا ہے۔

دوسرا گروہ مُشَبِّهَه کہلاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کا اثبات تو کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ بھی دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قرآن وسنت کی نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسی چیز کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مخاطب کرتا ہے جسے وہ سمجھتے ہیں ان کا یہ گمان مندرجہ ذیل دلائل کی بنا پر باطل ہے۔

(۱)......اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ مشابہ ہونا ایسا مسئلہ ہے جس کا عقل اور شریعت دونوں رد کرتے ہیں اور یہ مستحیل ہے کہ قرآن وسنت کی نصوص کا مقتضیٰ ایک باطل چیز ہو۔

(۲)......اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس چیز کے ساتھ مخاطب کرتا ہے جس کے معنی وہ سمجھتے ہیں لیکن اس کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کنہ کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ سننے والا ہے تو سننے کا مطلب ہمیں معلوم ہے یعنی آواز کا ادراک کرنا لیکن اللہ تعالیٰ کس طرح سنتا ہے یہ ہمیں معلوم نہیں (تو ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے) کیونکہ سننے کی حقیقت میں تفاوت مخلوقات کے مابین بھی موجود ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان یہ فرق زیادہ بڑا اور زیادہ واضح ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے تو استواء کا معنی معلوم ہے لیکن اللہ تعالیٰ عرش پر کس طرح مستوی ہے اس کا ہمیں علم نہیں (تو ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے جیسے اس کی شان کے لائق ہے) کیونکہ استواء کی حقیقت میں تو مخلوق کے درمیان بھی فرق پایا جاتا ہے جو شخص کرسی پر بیٹھا ہوا ہے یہ اس شخص کی مانند نہیں ہو سکتا جو بہت تیز بھاگنے والے اونٹ کے کجاوے پر سوار ہو۔ جب یہ فرق مخلوقات کے درمیان پایا جاتا ہے تو خالق اور مخلوق کے درمیان یہ فرق زیادہ واضح اور زیادہ بڑا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات

* اللہ تعالیٰ کی توحید کا متحقق ہونا، غیر اللہ کا خوف دل سے نکل جانا، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔
* اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات کے تقاضہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعظیم کا دل میں جاگزیں ہونا۔
* اس کی بندگی بجالانے کی خاطر اس کے احکامات کی پیروی کرنا اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتے غیبی مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، ربوبیت اور الوہیت کے خصائص میں سے کسی چیز کے ساتھ متصف نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے اور انہیں اپنے احکامات کی مکمل طور پیروی کرنے والے اور قوت نافذہ سے نوازا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ ﴾

(الانبیاء: ۱۹، ۲۰)

”آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔“

ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ان کی تعداد سے واقف نہیں ہے۔ صحیحین میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ثابت ہے کہ واقعہ معراج میں جب نبی ﷺ کے لئے آسمانوں میں بیت المعمور کو بلند کیا گیا تو آپ نے دیکھا کہ:

((يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ.))

---

❶ صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ح: 3207، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السموات وفرض الصلوات، ح: 164.

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔''

فرشتوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

① ان کے وجود پر ایمان لانا۔

② جن فرشتوں کے ناموں سے ہم واقف ہیں جیسا کہ جبریل علیہ السلام ان پر ان کے ناموں کے ساتھ ایمان لانا اور جن کے ناموں سے ہم واقف نہیں، ان پر اجمالی طور پر ایمان لانا۔

③ فرشتوں کی جن صفات سے ہمیں واقفیت ہے ان صفات پر بھی ایمان لانا جیسا کہ جبریل علیہ السلام کی صفت کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جبریل کو اسی حالت میں دیکھا جس پر وہ پیدا کیا گیا تھا، اس کے چھ سو پر تھے، جن سے سارا اُفق بھرا ہوا تھا اور کبھی کبھی فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانی شکل وصورت بھی اختیار کر لیتے ہیں جیسا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں مریم علیہا الصلاۃ والسلام کے پاس بھیجا تو انسانی صورت میں بھیجا اور جب نبی ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے پاس بھی ایک ایسے آدمی کی شکل میں آئے جو سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھا، سیاہ بال تھے اور اس پر سفر کے اثرات دکھائی نہیں دیتے تھے۔ صحابہ میں اسے کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا۔ نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، اپنے گھٹنوں کو نبی ﷺ کے گھٹنوں کی طرف کر لیا اور اپنی رانوں پر اپنے ہاتھوں کو رکھ لیا، پھر نبی ﷺ سے اسلام ایمان احسان قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے جواب دیا تو وہ چلا گیا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ [1] کہ یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اور اسی طرح وہ فرشتے جو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام اور لوط علیہ الصلاۃ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب معرفة الإيمان والإسلام والقدر وعلامة الساعة، ح: 8.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والسلام کی طرف بھیجے تھے وہ بھی انسانی صورت میں آئے تھے۔

④ اس بات پر ایمان لانا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مختلف اعمال سرانجام دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا اور بغیر کسی تھکاوٹ اور کمی کے دن رات اس کی عبادت میں مشغول رہنا اور ان میں سے بعض کے مخصوص اعمال بھی ہیں جیسا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف وحی لانے پر مامور تھے اللہ تعالیٰ انہیں انبیاء اور رسل کی طرف بھیجتا تھا۔ میکائیل علیہ الصلاۃ والسلام بارش برسانے اور نباتات کے ذمے دار ہیں۔ اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام قیامت قائم ہونے اور مخلوق کے اٹھائے جانے کے وقت صور پھونکنے کے ذمے دار ہیں، اور موت کے فرشتے کی ذمے داری موت کے وقت لوگوں کی روحوں کو قبض کرنا ہے، مالک فرشتہ آگ کا ذمے دار ہے اور جہنم کا داروغہ ہے۔ بعض فرشتے رحم میں بچے کی دیکھ بھال کرنے پر مقرر ہیں جب بچہ ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بچے کی طرف فرشتہ بھیجتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ اس کا رزق موت عمل اور کیا یہ بدبخت ہوگا یا خوش بخت سب کچھ لکھ دو۔ بعض فرشتوں کے ذمے ہے کہ وہ بنی آدم کے افعال واقوال کو قلمبند کریں، یہ انسان کے ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف دو فرشتے مقرر ہیں۔ بعض فرشتوں کی ذمے داری میت سے سوال کرنا ہے، جب اسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس سے اس کے رب، دین اور نبی کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

فرشتوں پر ایمان لانے کے بعض فوائد وثمرات

* فرشتوں پر ایمان لانے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت قوت اور بادشاہت کا علم ہوتا ہے کیونکہ مخلوق کا عظیم ہونا خالق کے عظیم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

* بنی آدم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس قدر اہتمام کرنے پر اس کا شکر بجالانا کہ اس نے ایسے فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس کے اعمال کو قلمبند کرتے ہیں اور دیگر ذمے داریاں سرانجام دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* یہ جان کر کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں انسان کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

بعض گمراہ لوگوں نے فرشتوں کے جسموں کا انکار کیا ہے اور اس بات کے قائل ہیں کہ فرشتوں سے مراد وہ بھلائی کی قوت ہے جو مخلوقات میں پوشیدہ ہے۔

ان کا یہ قول قرآن وسنت اور مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ﴾ (فاطر : ١)

''اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴾ (الانفال : ٥٠)

''کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مار مارتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ﴾ (الانعام : ٩٣)

''اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔''

اور فرمایا:

﴿ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكَبِيرُ ﴿۲۳﴾ (سبا : ۲۳)

''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے۔''

اہل جنت کے بارے میں فرمایا:

﴿وَالْمَلَٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلَٰمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾﴾ (الرعد : ۲۳، ۲٤)

''ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ العَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ القَبُولُ فِي الأَرْضِ)) [1]

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کو کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ تو جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ

[1] صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ح: 3209.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ الْمَلائِكَةُ، يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ، وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) ❶

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے تمام دروازوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں، جب امام خطبہ دینے کے لئے بیٹھ جاتا ہے تو وہ صحیفے بند کر کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو غور سے سنتے ہیں۔''

یہ تمام نصوص اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ فرشتوں کے جسم ہیں وہ گمراہ لوگوں کے بقول کسی معنوی قوت کا نام نہیں ہیں اور ان نصوص کے مقتضی پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

❶ صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ح: 3211.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں پر ایمان لانا

یہاں کتابوں سے مراد وہ کتابیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر اپنی مخلوق پر رحمت اور ہدایت کی خاطر نازل کی ہیں تا کہ وہ ان میں موجود احکامات پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کر سکیں۔

کتابوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے

۱: اس بات پر ایمان لانا کہ یہ بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں۔

۲: جن کتابوں کے ناموں سے ہم واقف ہیں ان پر ان کے ناموں کے ساتھ ایمان لانا جیسے قرآن جسے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا، تورات جسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل کیا گیا، انجیل جو کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل کی گئی، زبور جو کہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو عطا کی گئی اور جن کتابوں کے نام ہمیں معلوم نہیں ان پر اجمالاً ایمان لانا۔

۳: ان میں موجود صحیح خبروں کی تصدیق کرنا جیسا کہ جو خبریں قرآن میں بیان ہوئیں ہیں اور جو خبریں تحریف سے پاک سابقہ کتب میں بیان ہوئیں ہیں۔

۴: ان کتابوں میں سے جو منسوخ نہیں ہیں ان کے احکامات پر عمل کرنا اور تمام احکامات کو من وعن تسلیم کرنا، ہمیں ان احکامات کی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے، قرآن مجید سابقہ تمام کتب کو منسوخ کرنے والی کتاب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ﴾ (المائدة : ٤٨)

"اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔"

اس بنا پر سابقہ کتب کے کسی بھی حکم پر عمل کرنا جائز نہیں ہے مگر ان احکامات میں جو صحیح ہوں اور قرآن نے انہیں ثابت کیا ہو، ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

کتابوں پر ایمان لانے کے چند فوائد وثمرات

- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کا اس قدر اہتمام کرنے کا علم حاصل ہونا کہ اس نے ہر قوم پر ایک کتاب نازل کی جس کے ذریعے وہ ہدایت حاصل کر سکے۔
- اس بات کا علم حاصل ہونا کہ اللہ تعالیٰ کے دیے گئے تمام احکامات حکمت کے تابع ہیں، اس نے ہر قوم کے لئے وہی مشروع کیا ہے جو ان کے لئے مناسب تھا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ (المائدة : ٤٨)

"تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔"

- اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولوں پر ایمان لانا

الرسل رسول کی جمع ہے اور اس کا معنی مرسَل ہے یعنی کسی چیز کو پہنچانے کے لئے بھیجا ہوا۔

یہاں رسول سے مراد وہ شخص ہے جس کی طرف وحی کی گئی ہو اور اسے اس کی تبلیغ کرنے کا حکم بھی ہو۔ سب سے پہلے رسول نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور آخری رسول محمد ﷺ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ﴾

(النساء : ١٦٣)

''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی۔''

شفاعت والی حدیث میں ہے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آئیں گے کہ وہ ان کی شفاعت کریں، وہ ان سے معذرت کر لیں گے اور کہیں گے نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جاؤ، وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں۔ [1]

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَـٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ﴾

(الاحزاب : ٤٠)

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى (لما خلقت بيدي)، ح: 7410.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف کسی نہ کسی رسول کو ایک مستقل شریعت دے کر بھیجا یا کوئی نبی ماقبل شریعت دے کر مبعوث کیا تا کہ وہ سابقہ رسول کی لائی ہوئی شریعت کی تجدید کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل: ٣٦)

''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔''

اور فرمایا:

﴿ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴾ (فاطر: ٢٤)

''اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانے والا نہ گزرا ہو۔''

﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا ﴾ (المائدة: ٤٤).

''ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) فیصلے کرتے تھے۔''

تمام رسول انسان اور اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تھے۔ ان میں ربوبیت اور الوہیت کے خصائص میں سے کوئی خصوصیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا (حالانکہ آپ رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کا مقام بہت بلند ہے)۔

﴿ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف : ۱۸۸)

"آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی نقصان کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝﴾ (الجن : ۲۱، ۲۲)

"کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان نفع کا اختیار نہیں۔ کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پا سکتا۔"

رسولوں کو انسانی خصائص بھی لاحق ہوتے ہیں جیسا کہ مرض، موت، کھانے پینے کی حاجت اور تمام بشری خصوصیات، اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا، جب وہ اپنے رب کی صفات کا تذکرہ کر رہے تھے:

﴿وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝﴾ (الشعراء : ۷۹ تا ۸۱)

"وہی ہے جو مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اور جب میں بیمار پڑ جاؤں تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے، اور وہی مجھے مار ڈالے گا، پھر زندہ کر دے گا۔"

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي.)) ❶

"بیشک میں تمہاری مانند انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھول

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان، ح: 401.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہو، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ مقام اور مدح کے سیاق میں نبیوں کا تذکرہ عبودیت کے وصف کے ساتھ کیا ہے۔ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ ﴾ (الاسراء : ۳)

"وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا۔"

نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿ تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۝ ﴾

(الفرقان : ۱)

"بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لیے آگاہ کرنے والا بن جائے۔"

حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ ﴾ (ص : ٤٥ تا ٤٧)

"ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق، اور یعقوب (علیہم السلام) کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے انہیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔ یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ ﴾

(الزخرف : ٥٩)

"عیسیٰ (علیہ السلام) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کے لیے نشان قدرت بنایا۔"

رسولوں کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے

(۱)...... اس بات پر ایمان لانا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں، جس شخص نے ان میں سے کسی ایک کی رسالت ونبوت کا انکار کیا گویا کہ اس نے تمام رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ ﴾ (الشعراء : ۱۰۵)

"قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔"

اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کے بارے میں فرمایا کہ وہ تمام رسولوں کو جھٹلانے والے ہیں حالانکہ اس وقت کرہ ارض پر نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے علاوہ کوئی بھی رسول نہیں تھا، اسی بنا پر جو عیسائی رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں وہ درحقیقت عیسیٰ بن مریم کی رسالت کے بھی انکاری ہیں حالانکہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی قوم کو آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی بشارت بھی دی تھی ان کی بشارت کا مطلب یہی تھا کہ آپ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے نکالے گا اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرے گا۔

(۲)...... ان انبیاء میں سے جن کے نام ہمیں معلوم ہیں ان پر ان کے ناموں کے ساتھ ایمان لانا جیسے محمد، ابراہیم، موسیٰ عیسیٰ، نوح علیہم الصلاۃ والسلام۔ یہی پانچوں اولو العزم پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو مقامات پر ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ ﴾ (الاحزاب : ۷)

"جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے سے۔"

اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ﴾

(الشوری : ۱۳)

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کر دیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

اور جن انبیاء کے نام ہم نہیں جانتے ان پر اجمالاً ایمان لانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾﴾ (غافر : ۷۸)

''یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے (قصے) تو ہم نے آپ کو بیان نہیں کیے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لا سکے، پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔''

(۳)...... ان کے بارے میں جو صحیح خبریں ہم تک پہنچی ہیں ان کی تصدیق کرنا۔

(۴)...... ان انبیاء میں سے جو ہماری طرف مبعوث ہوا ہے اس کی شریعت پر عمل کرنا اور وہ محمد ﷺ ہیں جو تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾﴾ (النساء : ۶۵)

''قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔''

رسولوں پر ایمان لانے کے چند فوائد وثمرات

* اس بات کا علم حاصل ہونا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر رحم کرنے والا ہے کہ اس نے ان کی طرف اپنے رسول مبعوث کئے تا کہ وہ ان کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کریں اور ان کے لئے اس بات کو واضح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کی جائے کیونکہ انسانی عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔
* اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا۔
* رسولوں کی محبت اور ان کی عظمت کا دل میں جاگزیں ہونا اور ان کی شان کے لائق ان کی مدح کرنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس کی عبادت کرتے ہیں اس کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

چند سرکش اور گمراہ لوگ یہ خیال کرتے ہوئے رسولوں کا انکار کر دیتے ہیں کہ اللہ کے رسول انسان نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گمان کو ذکر کر کے رد کیا ہے۔

﴿وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ۝ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۝﴾ (الاسراء : ٩٤، ٩٥)

''لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا: کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟ آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان کو باطل کر دیا اور فرمایا کہ ضروری تھا کہ رسول انسان ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے کیونکہ وہ اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور زمین میں انسان بستے ہیں، اگر زمین میں بسنے والے فرشتے ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا تا کہ وہ بھی ان کی مانند ہوتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو جھٹلانے والوں کے بارے میں بیان کیا کہ انہوں نے کہا:

﴿ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ﴾ (ابراھیم : ۱۰، ۱۱)

”تم تو ہم جیسے ہی انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے رہے۔ اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو۔ ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان والوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آخرت کے دن پر ایمان لانا

الیوم الآخر سے مراد قیامت کا دن ہے جس روز لوگوں کو حساب اور جزا کے لئے اٹھایا جائے گا

اسے الیوم الآخر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس دن کے بعد کوئی دن نہیں ہے جنتی اپنے ٹھکانوں میں اور جہنمی اپنے ٹھکانوں میں قرار پکڑیں گے۔

آخرت کے دن کے حوالے سے تین چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے

(۱)...... اس بات پر ایمان لانا کہ جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو مردے زندہ ہو جائیں گے اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونگے۔ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ ﴾

(الانبیاء : ۱۰٤)

"جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔"

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا سچ اور صحیح ہے، قرآن وسنت کی کئی ایک نصوص اور مسلمانوں کا اجماع اس کی دلیل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ تُبْعَثُونَ ۝ ﴾

(المؤمنون : ۱۵، ۱٦)

"اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب اٹھائے جاؤ گے۔‘‘

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) ❶

’’روز قیامت لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے جمع کیا جائے گا۔‘‘

اس کے ثبوت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی تقاضہ حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ پیدا کرے اور ان کے اعمال کے مطابق بدلہ دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

(المؤمنون: ١١٥)

’’کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔‘‘

نبی ﷺ کو فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ﴾ (القصص: ٨٥)

’’جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے۔‘‘

(۲)..... حساب اور جزا پر ایمان لانا، ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا اور اس کے مطابق بدلہ دیا جائے۔ قرآن وسنت کی نصوص اور مسلمانوں کا اجماع اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝﴾ (الغاشية: ٢٥، ٢٦)

’’بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔‘‘

❶ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ح: 6524، مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ح: 2859.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ﴾ (الانعام : ١٦٠)

''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔''

اور فرمایا:

﴿وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ﴾

(الانبیاء : ٤٧)

''قیامت کے دین ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک تولنے والے ترازو کو۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔''

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: ﴿هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ﴾ [هود: 18])) [1]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب المظالم والغصب، باب قول الله تعالى ألا لعنة الله على الظالمين، ح: 2441، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ح: 2768.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"(روز قیامت) اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے قریب ہوگا اس پر پردہ ڈال دے گا اسے چھپا دے گا اور کہے گا کیا تو جانتا ہے کہ توں نے فلاں فلاں گناہ کیا؟ وہ کہے گا ہاں میرے رب، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور سمجھے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دی جائے گی اور رہے کافر اور منافق ان کے بارے میں گواہ (رسول، فرشتے اور مومنین) کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا، یقیناً ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"

صحیح سند سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَة وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)) [1]

"جو شخص نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے پھر اسے سرانجام بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں دس نیکیوں سے لیکر سات سو گناہ تک بڑھا چڑھا کر اپنے پاس لکھ لیتا ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اسے کر گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ صرف ایک برائی لکھتا ہے۔"

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اعمال کا حساب لے گا، پھر اس کے مطابق بدلہ دے گا اور یہی تقاضہ حکمت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتابوں کو نازل کیا رسولوں کو مبعوث فرمایا اور انسانوں پر ان کی لائی ہوئی شریعت کو قبول کرنا فرض قرار دیا اس پر

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو سيئة، ح: 6491، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسيئة لم تكتب، ح: 130.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمل کرنا واجب ٹھہرایا، مخالفین کے ساتھ قتال کو واجب کیا اور ان کے خون، اولاد، عورتوں اور مال کو حلال ٹھہرایا۔ اگر حساب اور جزا کا سلسلہ نہ ہوتا تو یہ سب کچھ عبث اور فضول چیز ہوتی جس سے حکمت والا رب بری ہے۔ اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں اشارہ فرمایا ہے:

﴿ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ ﴾ (الاعراف : ٦، ٧)

''پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔ پھر ہم چونکہ پوری خبر رکھتے ہیں ان کے روبرو بیان کر دیں گے۔ اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے۔''

(۳)...... جنت اور دوزخ پر ایمان لانا اور اس بات پر ایمان لانا کہ وہ مخلوق کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کا ٹھکانہ ہیں۔

جنت نعمتوں والا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پرہیز گار مومن بندوں کے لئے تیار کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرمائی ہوئی باتوں پر ایمان لاتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں، اللہ کے لئے اپنی نیت کو خالص کرتے ہیں، اس میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور نہ ہی کسی آدمی کے دل پر ان کا کبھی وہم و گمان ہی آیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ﴾ (البینة : ٧، ٨)

''بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔''

اور فرمایا:

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (السجدة : ۱۷)

''کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔''

دوزخ عذاب والا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ظالموں کے لئے تیار کیا ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، ان کے لیے اس میں ایسے ایسے عذاب ہیں جن کا ذہن میں کبھی گمان تک نہیں آیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران: ۱۳۱)

''اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

اور فرمایا

﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴾

(الکہف: ۲۹)

''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا جو چہرے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھون دے گا، بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝﴾ (الاحزاب: ٦٤ تا ٦٦)

"اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کوئی حامی و مددگار نہ پائیں گے۔ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ (حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔"

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات

- روز قیامت ثواب اور بدلہ حاصل کرنے کے لئے نیکی کے کاموں میں رغبت پیدا ہونا۔
- اس دن کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز رہنا۔
- مؤمن کے لئے تسلی کہ اس سے جو دنیاوی نعمتیں فوت ہوگئیں اللہ تعالیٰ ان کے بدلے اخروی نعمتوں سے نوازے گا۔

کافروں نے مرنے کے بعد جی اٹھنے کا انکار کر دیا اور یہ خیال کیا کہ یہ ایک ناممکن چیز ہے۔ ان کا یہ خیال قرآن وسنت، فہم وشعور اور عقلی دلائل کی بنا پر باطل ہے۔

قرآن وسنت کی نصوص

www.kitabosunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝﴾ (التغابن: ۷)

"ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔"

تمام آسمانی کتابیں مر کر دوبارہ اٹھنے کے عقیدے کو بیان کرتی ہیں۔

فہم وشعور

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہی مردوں کو زندہ کر کے دکھلایا ہے۔ سورۃ بقرۃ میں ایسی پانچ مثالیں ہیں:

پہلی مثال

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم نے جب ان سے کہا

﴿ وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴾ (البقرة : ٥٥)

"جب تک ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مار دیا، پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى ٱللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ ٱلصَّٰعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَٰكُم مِّنۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾

(البقرة: ٥٥، ٥٦)

"اور (تم اسے بھی یاد کرو) تم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا تھا کہ جب تک ہم اپنے رب کو سامنے نہ دیکھ لیں ہرگز ایمان نہ لائیں گے (جس گستاخی کی سزا میں) تم پر تمہارے دیکھتے ہوئے بجلی گری۔ لیکن پھر اس لئے کہ تم شکر گزاری کرو اس موت کے بعد بھی ہم نے تمہیں زندہ کیا۔"

دوسری مثال

ایک مقتول کا قصہ جس کے بارے میں بنی اسرائیل نے جھگڑا کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک گائے کو ذبح کریں اور اس کے بعض اجزاء کو مقتول پر ماریں، وہ خود اپنے قاتل کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبر دے گا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی ۙ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾﴾

(البقرة : ۷۲، ۷۳)

"جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا۔ ہم نے کہا کہ اس گائے کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو (وہ جی اٹھے گا) اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کر کے تمہیں تمہاری عقل مندی کے لئے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔"

تیسری مثال

اس قوم کا واقعہ جو ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے موت سے بھاگتے ہوئے نکلے، اللہ تعالیٰ نے انہیں مار دیا اور پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾﴾ (البقرة : ۲۴۳)

"کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا: مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔"

چوتھی مثال

اس آدمی کا قصہ جو ایک بے آباد بستی سے گزرا اور اس نے کہا کہ کیسے اللہ تعالیٰ اس مردہ بستی کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا، پھر سو سال بعد دوبارہ زندہ کیا اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (البقرة : ۲۵۹)

"یا اس شخص کے مانند کہ جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا: اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لئے، پھر اسے اٹھایا اور پوچھا: کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا: بلکہ تو سو سال تک رہا۔ پھر فرمایا: اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں، تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

پانچویں مثال

حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تو مجھے دکھا کہ تو کیسے مُردوں کو زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ چار پرندوں کو ذبح کر اور انہیں مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے مختلف پہاڑوں پر رکھ دے، پھر انہیں آواز لگا، تو ان کے مختلف اجزاء آپس میں مل جائیں گے اور وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِيْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ (البقرۃ : ۲۶۰)

"اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ (جناب باری تعالیٰ نے) فرمایا: کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا: ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی۔ فرمایا: چار پرندے لو، ان کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو، پھر انہیں پکارو، تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آ جائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے۔"

یہ واقعاتی اور حسی مثالیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا ممکن ہے، اسی طرح وہ معجزات جو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو عطا کیے تھے کہ وہ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے، انہیں ان کی قبروں سے نکالتے تھے۔

عقلی دلیل

عقل اس مسئلہ پر دو طرح سے دلالت کرتی ہے۔

(.....اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو ابتداء پیدا کیا اور جو ذات پہلی مرتبہ پیدا کر سکتی ہے وہ کیا اسے دوبارہ پیدا نہیں کر سکتی؟! ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ ﴾ (الروم : ۲۷)

"وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے۔"

اور فرمایا:

﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ ﴾

(الانبیاء : ۱۰۴)

"جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے، یہ ہمارے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔"

اس شخص کا رد کرتے ہوئے جو یہ کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون دوبارہ پیدا کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾﴾

(یس: ۷۹)

"آپ جواب دیجئے کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا ہے جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے۔"

(ب)......ایک زمین جو بیابان اور بنجر ہوتی ہے، اس میں کوئی درخت اور نہ ہی کوئی سبزہ ہوتا ہے، بارش ہوتی ہے تو سرسبز وشاداب ہو جاتی ہے، اس میں قسم قسم کی خوشنما چیزیں اُگ آتی ہیں جو ذات مردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے وہ مردوں کو بھی دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾﴾

(حٰم السجدة : ۳۹)

"اس اللہ کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہو کر ابھرنے لگتی ہے جس نے اسے زندہ کیا وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے، بیشک وہ ہر (ہر) چیز پر قادر ہے۔"

﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ﴿٩﴾ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ﴿١٠﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ﴿١١﴾﴾ (ق : ۹ تا ۱۱)

"اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیت کے غلے پیدا کیے۔ اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔ بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہے۔''

موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس پر ایمان لانا بھی آخرت پر ایمان لانے کا حصہ ہے۔ جیسا کہ ذیل کے امور ہیں:

(i) قبر کے فتنے پر ایمان لانا

اس سے مراد میت کے دفن کیے جانے کے بعد اس سے اس کے رب، دین اور نبی کے بارے میں سوال کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے، وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرا نبی محمد ﷺ ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ کافر کہتا ہے: ''ہاہا'' میں کچھ نہیں جانتا۔ منافق کہتا ہے: میں کچھ نہیں جانتا میں وہی کہتا رہا جو لوگوں کو کہتے ہوئے سنا۔

(ii) قبر کا عذاب اور اس کی نعمتوں پر ایمان لانا

قبر کا عذاب کافروں اور منافقوں کے لئے ہوگا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ ﴾ (الانعام : ۹۳)

''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے بارے میں فرمایا:

﴿ اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ ﴾ (المؤمن : ٤٦)

''آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔''

سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ .)) [1]

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنوائے جو میں سنتا ہوں۔ پھر آپ صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ح: 2867.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام نے کہا: ہم آگ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر فرمایا: ہر قسم کے فتنے سے جو ظاہر ہو چکے اور جو مخفی ہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم ہر قسم کے فتنے سے جو ظاہر ہو چکے اور جو مخفی ہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

قبر کی نعمتیں سچے اور مومن بندوں کے لئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾﴾

(حم السجدة : ٣٠)

''(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔''

﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾﴾ (الواقعة : ٨٣تا ٨٩)

''پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو۔ ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں۔ اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ۔ پس جو کوئی بارگاہ الٰہی سے قریب کیا ہوا ہوگا۔ اسے تو راحت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے۔"

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن آدمی کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ قبر میں فرشتوں کے سوالوں کے جوابات دے دیتا ہے:

((فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ))

"تو آسمانوں سے منادی کرنے والا آواز لگاتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کا بچھونا جنت کا بنادو، جنت کی طرف سے اس کے لئے درواز کھول دو، اس کو جنت سے لباس پہنا دو، اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حد نگاہ اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے۔"

کچھ لوگ صحیح راستے سے بھٹک گئے انہوں نے عذاب قبر اور اس کی نعمتوں کا انکار کردیا اور یہ خیال کیا کہ یہ ایک ناممکن چیز ہے کیونکہ یہ انسانی مشاہدے کے خلاف ہے ہم اگر انسان کی قبر کو کھولتے ہیں تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے جیسے اسے دفن کیا گیا تھا۔ قبر بھی اپنی حالت پر برقرار ہوتی ہے، کشادہ ہوتی ہے اور نہ ہی تنگ۔ ان کا یہ خیال قرآن وسنت کی نصوص، فہم وشعور اور عقلی دلائل کی رو سے باطل ہے۔ قرآن وسنت کی نصوص سابقہ صفحات میں گزر چکی ہیں جو قبر کے عذاب اور نعمتوں کو ثابت کرتی ہیں۔

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا،...

❶ أبو داود، كتاب السنة، باب المسألة في القبر وعذاب القبر، ح: 4753، مسند أحمد، ح: 18534.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) ❶

''نبی ﷺ مدینہ کے کسی باغ سے نکلے تو دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں انکی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا... ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔''

فہم وشعور

سویا ہوا آدمی خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ ایک کھلے تر وتازہ میدان میں ناز ونعمت میں ہے، یا دیکھتا ہے کہ وہ ایک تنگ اور وحشت زدہ جگہ میں ہے جس میں وہ درد محسوس کرتا ہے، کبھی کبھی اسی دوران اس کی آنکھ بھی کھل جاتی ہے اور وہ اپنے کمرے میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ سویا ہوا آدمی اور مردہ ایک برابر ہیں، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے موت کو ''وفات'' کہا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ﴾ (الزمر : ٤٢)

''اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے، پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔''

عقلی دلیل

انسان سچا خواب دیکھتا ہے جو فی الواقع میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ خواب میں نبی ﷺ کو بھی دیکھ لے اور جس شخص نے آپ ﷺ کو آپ کی صفات کے ساتھ دیکھ لیا اس نے واقعتاً آپ کو دیکھ لیا۔ اس کے باوجود وہ اپنے کمرے میں بستر پر سویا ہوا ہوتا ہے اس

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب النميمة من الكبائر، ح: 6055، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ح: 292.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بہت دور ہے جس کو اس نے دیکھا ہے۔ جب دنیاوی امور میں ایسا ہونا ممکن ہے تو پھر اخروی حالات میں کیسے ناممکن ہو سکتا ہے؟! اور رہی مخالفین کی یہ دلیل کہ اگر میت کی قبر کو کھولا جائے تو وہ ویسے ہی ہوتی ہے جیسا اسے دفن کیا گیا تھا اور قبر بھی کھلی ہوتی ہے نہ تنگ بلکہ اپنی حالت پر برقرار ہوتی ہے، تو اس کے مندرجہ ذیل جوابات دیئے گئے ہیں

(۱)...... ان باطل شبہات کی بنیاد پر قرآن وسنت کی نصوص کی مخالفت جائز نہیں ہے، اگر مخالف شریعت کے لائے ہوئے پر صدق دل سے غور وفکر کرے تو اس کے لئے ان شبہات کا بطلان خود بخود واضح ہو جائے گا جیسا کہ کسی صاحب کا قول ہے

وکم من عائب قولا صحیحا

وآفتہ من الفھم السقیم

"کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی کج فہمی کی وجہ سے ایک درست بات میں بھی نقص نکالنے لگتے ہیں۔"

(۲)...... قبر کے احوال ان غیبی امور میں سے ہیں جن کا ادراک انسان نہیں کر سکتا۔ اگر ان امور کا ادراک انسان کر سکتا تو ایمان بالغیب کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے اور غیب پر ایمان لانے والے اور اس کی سچائی کا انکار کرنے والے برابر ہو جاتے۔

(۳)...... قبر کا عذاب، نعمتیں، اس کا کشادہ یا تنگ ہونا ان چیزوں کا ادراک میت کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں کر سکتا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی سویا ہوا آدمی اپنے آپ کو ایک تنگ اور ڈراؤنی جگہ میں دیکھتا ہے یا کسی کھلی اور خوشگوار جگہ میں دیکھتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہے وہ ایسا نہیں دیکھتا اور نہ ہی اسے اس کا شعور ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ پر وحی کی جاتی تھی آپ وحی کی آواز سنتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں سنتے تھے اور بعض اوقات فرشتہ انسانی شکل میں آپ سے محو کلام ہوتا اور صحابہ کرام نہ اسے دیکھتے اور نہ ہی سن سکتے تھے۔

(۴)...... مخلوق اسی چیز کا ادراک کر سکتی ہے جس کے ادراک کی اللہ تعالیٰ نے اسے طاقت دی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ ہر موجود چیز کا ادراک کر لے سات آسمان اور زمینیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جو کچھ ان میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے اس تسبیح کو سناتا بھی ہے، اس کے باوجود وہ ہم سے مخفی ہے اور اسی بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ ﴾

(الاسراء : ٤٤)

”ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو، ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے، وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔“

اسی طرح شیاطین اور جن زمین میں چلتے پھرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی جن حاضر ہوئے، آپ کی تلاوت کو غور سے سنا اور اپنی قوم کی طرف تبلیغ کرنے کی غرض سے لوٹے، اس کے باوجود وہ ہم سے مخفی ہیں۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ ﴾ (الاعراف : ٢٧)

”اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرا دیا، ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تا کہ وہ ان کو ان کی شرم گاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔“

جب مخلوق ہر موجود چیز کا ادراک نہیں کر سکتی تو یہ کسی شخص کے لیے روا نہیں کہ وہ ثابت شدہ غیبی امور کا انکار کرے، حالانکہ اس نے ان کا ادراک بھی نہیں کیا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تقدیر پر ایمان لانا

القدر (دال کے زبر کے ساتھ) اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور تقاضہ حکمت کے مطابق کائنات میں ہونے والے تمام امور کو لکھ دیا ہے۔

تقدیر کے حوالے سے چار چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

(۱)...... اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو اجمالی اور تفصیلی طور پر جاننے والا ہے، وہ اس کے اپنے افعال سے متعلق ہو یا اس کے بندوں کے افعال سے متعلق۔

(۲)...... اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہونے والے تمام امور کو لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ ﴾ (الحج : ۷۰)

”کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ .))❶

”اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقدیر کو لکھ دیا تھا۔“

---

❶ صحيح مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام، ح: 2653.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)...... اس بات پر ایمان لانا کہ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے، چاہے اس کے اپنے افعال سے متعلق ہو یا مخلوق کے افعال سے متعلق ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے فعل کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ﴾ (القصص : ٦٨)

''اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ﴾ (إبراهيم: ٢٧)

''اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔''

اور فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ﴾ (آل عمران : ٦)

''وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے۔''

مخلوق کے افعال کے متعلق فرمایا:

﴿وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ﴾ (النساء: ٩٠)

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے یقینا جنگ کرتے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ﴾ (الانعام : ١١٢)

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے، سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجیے۔''

(۴)...... اس بات پر ایمان لانا کہ کائنات کی ہر چیز کو، اس کی صفات کو اور اس کی حرکت کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ﴾ (الزمر : ٦٢)

''اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ۝ ﴾ (الفرقان: ۲)

"اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔"

ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلق فرمایا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

﴿ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ ﴾ (الصافات: ۹۶)

"حالانکہ تمہیں اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔"

تقدیر پر ایمان لانے سے انسان کے ارادی افعال میں اس کی مشیت اور قدرت ختم نہیں ہو جاتی کیونکہ قرآن وسنت کی نصوص اور مشاہدہ اس پر دلالت کرتے ہیں۔

قرآن وسنت کی نصوص

اللہ تعالیٰ نے مشیت کے بارے میں فرمایا:

﴿ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۝ ﴾ (النبأ: ۳۹)

"یہ دن حق ہے اب جو چاہے اپنے رب کے پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنالے۔"

اور فرمایا:

﴿ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ﴾ (البقرة: ۲۲۳)

"اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔"

قدرت کے بارے میں فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا ﴾ (التغابن: ۱۶)

"پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ۔"

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ ﴾

(البقرة: ۲۹۶)

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی وہ کرے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔''

امر واقعہ

ہر انسان جانتا ہے کہ اس کے پاس مشیت بھی ہے اور قدرت بھی، وہ اپنی مرضی اور طاقت سے ہی کسی فعل کو سرانجام دیتا ہے اور کسی چیز کو ترک کر دیتا ہے۔ انسان ان چیزوں سے بھی واقف ہے جو اس کے ارادے سے واقع ہوتی ہے جیسے پیدل چلنا اور جو اس کے ارادے کے بغیر واقع ہوتا ہے جیسے رعشے کی بیماری لیکن انسان کی مشیت اور قدرت اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کے تابع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (التکویر: ۲۹ - ۲۹)

''(بالخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے اور تم بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے۔''

کیونکہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اس کے ملک میں اس کی مشیت اور قدرت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

انسان اللہ تعالیٰ کی واجب کردہ چیزوں کو ترک کرنے یا گناہوں کا ارتکاب کرنے میں تقدیر کو حجت نہیں بنا سکتا۔ یہ مندرجہ ذیل دلائل کی رو سے باطل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝﴾ (الانعام: ۱۴۸)

''یہ مشرکین (یوں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی، یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ آپ کہئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو۔ تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔''

اگر تقدیر کو حجت بنانا ٹھیک ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرتا۔

اور فرمایا:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (النساء : ١٦٥)

''ہم نے انہیں رسول بنایا ہے خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر رہ نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا با حکمت ہے۔''

اور اگر تقدیر مخالفین کے لئے حجت ہوتی تو رسولوں کے مبعوث کئے جانے کے بعد اس کی حجیت باقی رہتی کیونکہ رسولوں کے مبعوث ہونے کے بعد ان کی مخالفت بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے واقع ہوتی ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى﴾ [الليل: 6] وَفِي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ❶

---

❶ صحيح بخاري، كتاب تفسير القرآن، باب فسنيسره لليسرى (الليل: 7)، ح: 4946، صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي وكتابة رزقه أجله وعمله وشقاوته وسعادته، ح: 2647.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ جنت یا جہنم سے لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسی پر ہی اکتفاء نہ کرلیں (اور عمل کرنا چھوڑ دیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عمل کرو، ہر کسی کو توفیق ملتی ہے (پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی) ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝﴾ (اللیل:۵) (جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے)۔ اور مسلم کے الفاظ ہیں کہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث میں نبی ﷺ نے عمل کرنے کا حکم دیا اور تقدیر پر بھروسہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض کاموں کے کرنے اور بعض کاموں سے رکنے کا حکم دیا ہے اور اس کی استطاعت کے مطابق اسے مکلف ٹھہرایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ۱۶)

''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔''

اور فرمایا

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرۃ: ۲۸۶)

''اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

اگر بندہ مجبور محض ہوتا تو وہ ایسی بات کا مکلف ہوتا جس سے چھٹکارا پانے کی اس کے پاس صلاحیت ہی نہیں ہے۔ قرآن وسنت کی نصوص اس کا رد کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے اگر انسان سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جہالت، نسیان یا مجبوری کی بنا پر سرزد ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ معذور ہے۔

تقدیر اللہ تعالیٰ کا ایسا راز ہے جو مقدور کے واقع ہونے کے بعد ہی جانا جا سکتا ہے اور انسان کا کسی فعل کا ارادہ کرنا اس کے فعل سے مقدم ہوتا ہے تو اس کا کسی فعل کو کرنے کا ارادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا اس کی تقدیر کی معرفت پر مبنی نہیں ہے۔ اس بنا پر اس کا تقدیر کو حجت بنانا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ آدمی کے لیے وہ چیز حجت نہیں بن سکتی جس کا اسے علم نہیں ہے۔

ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ انسان دنیاوی امور میں نفع بخش چیز کو حاصل کرنے کے لیے حریص ہوتا ہے اور تقدیر کو حجت بنا کر نقصان دہ اور غیر مناسب چیز کو اختیار کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ پھر کس لیے وہ تقدیر کو دلیل بنا کر دینی امور میں نفع مند چیز کو چھوڑ کر نقصان دہ چیز کو اختیار کرتا ہے کیا دونوں معاملوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے؟!

ایک مثال سے بات مزید واضح ہو جائے گی کہ اگر انسان کے سامنے دو راستے ہوں ایک ایسے شہر کی طرف جاتا ہو جہاں انتشار اور فساد ہو، قتل، ڈاکہ زنی، عزت کی بے حرمتی، خوف اور بھوک ہو۔ اور دوسرا راستہ ایسے شہر کو جاتا ہو جہاں امن ہو، نظام ہو، خوشحالی ہو، جان و مال اور عزت کا تحفظ ہو وہ کس راستے کو اختیار کرے گا؟ وہ یقیناً دوسرے راستے کو اختیار کرے گا جو ایسے شہر کو جاتا ہے جہاں نظام اور امن ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی عقلمند انسان ایسے راستے کو اختیار کرے جو ایسے شہر کی طرف جاتا ہو جہاں فساد اور خوف ہو اور پھر تقدیر کو حجت بنا لے۔ پھر کس لیے آخرت کے معاملے میں جنت کے راستے کو چھوڑ کر جہنم اور آگ کا راستہ اختیار کرتا ہے اور تقدیر کو دلیل بنا لیتا ہے۔

دوسری مثال

ہم مریض کو دیکھتے ہیں کہ جسے دوا پینے کا حکم دیا جاتا ہے حالانکہ اس کا جی نہیں چاہتا اور اسے نقصان دہ کھانے سے روک دیا جاتا ہے اور وہ اسے چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ اس کی خواہش رکھتا ہے۔ یہ سارا کچھ وہ شفاء اور عافیت حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ وہ تقدیر کو حجت بنا کر دوا استعمال کرنی چھوڑ دے اور نقصان دہ کھانا کھاتا رہے۔

تو پھر کس لیے انسان اللہ اور اس کے رسول کے دیے گئے احکامات کو پس پشت ڈال دیتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی منع کردہ چیزوں کا ارتکاب کرتا ہے اور تقدیر کو دلیل بنا لیتا ہے۔

وہ شخص جو تقدیر کو دلیل بناتے ہوئے واجبات کو ترک کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے، اگر کوئی شخص اس پر ظلم کرتے ہوئے اس کا مال چھین لے یا اس کی حرمت پامال کرے اور کہے کہ یہ تو تقدیر میں لکھا تھا تو وہ قطعاً اس کی حجت کو قبول نہیں کرے گا۔ جب کوئی اور اس پر ظلم کرے تو وہ تقدیر کو دلیل بنانا قبول نہیں کرتا، پھر جب وہ خود اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کرتا تو کیسے اپنے لئے تقدیر کو دلیل بنالیتا ہے؟!

حکایت ہے کہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا جس کا ہاتھ کاٹ جانا تھا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو اس آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین رکئے میں نے چوری اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ کی ہے (یعنی میرا چوری کرنا لکھا ہوا تھا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی تیرا ہاتھ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ ہی کاٹ رہے ہیں۔

تقدیر پر ایمان لانے کے فوائد وثمرات

- اسباب کو اختیار کرتے وقت اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل کرنا کہ انسان سبب پر ہی اعتماد نہ کر بیٹھے کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ ہوتی ہے۔
- انسان اپنی مراد کو پالینے کے بعد خود پسندی کا شکار نہ ہو جائے کیونکہ اس کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خیر کے اسباب میں سے اس کے لئے مقدر کی ہے، خود پسندی کا شکار ہونے سے وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنا بھول جائے گا۔
- دلی اطمینان اور سکون کا حصول، انسان کسی محبوب چیز کے فوت ہو جانے یا کسی مکروہ چیز کے حصول سے مضطرب نہیں ہوتا کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے ساتھ ہے جو آسمان وزمین کا بادشاہ ہے اور جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ اسی بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝﴾

(الحدید: ۲۲، ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر (بالکل) آسان ہے۔ تاکہ تم اپنے سے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہو جایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر اترا جاؤ اور اترانے والے شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)) [1]

”مؤمن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے اس کے لئے خیر ہی خیر ہے اور یہ صرف مؤمن کے لئے ہے، اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔“

تقدیر کے مسئلہ میں دو گروہ صحیح راستے سے بھٹک گئے

پہلا گروہ جبریہ کا ہے، انہوں نے کہا کہ انسان اپنے اعمال کو کرنے پر مجبور ہے اس کے پاس نہ ارادہ ہے نہ قدرت۔

دوسرا گروہ قدریہ کا ہے، انہوں نے کہا کہ انسان اپنے مستقل ارادے اور قوت سے اپنے اعمال سرانجام دیتا ہے، انسان کی مشیئت اور قدرت اللہ تعالیٰ کی مشیئت اور قدرت کے تابع نہیں ہے۔

پہلے گروہ (جبریہ) کا قرآن وسنت کی نصوص اور امر واقعہ کی رو سے رد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ارادہ اور مشیئت کو ثابت کیا ہے اور اعمال کی نسبت اس کی طرف کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن أمره كله خير، ح: 2999.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ﴾

(آل عمران: ١٥٢)

''تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا۔''

اور فرمایا:

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ﴾ (الكهف: ٢٩)

''اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیر لیں گی۔''

اور فرمایا:

﴿مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝﴾ (حم السجدة: ٤٦)

''جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔''

امر واقعہ میں بھی ہر انسان جانتا ہے کہ کچھ افعال ایسے ہیں جنہیں وہ اپنے ارادے سے سرانجام دیتا ہے جیسے کھانا پینا، خرید و فروخت کرنا وغیرہ اور کچھ افعال ایسے ہیں جو اس کے ارادے کے بغیر وقوع پذیر ہوتے ہیں جیسے بخار کی وجہ سے کپکپاہٹ کا طاری ہونا، چھت سے گر جانا وغیرہ۔

دوسرے گروہ (قدریہ) کا قرآن و سنت کی نصوص اور عقلی دلائل سے رد

قرآن و سنت کی نصوص کی رو سے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ کائنات میں ہونے والا ہر کام اس کی مشیت سے ہوتا ہے کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح انداز میں بیان کیا ہے کہ انسان کے افعال اس کی مشیت سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۠﴾ (البقرة : ۲۵۳)

''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز آپس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن ہوئے اور بعض کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝﴾ (السجدة : ۱۳)

''اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے پر کردوں گا۔''

عقلی دلیل

ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، انسان بھی اس کائنات کا حصہ ہے، اس کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے اور جو کسی کی ملکیت میں ہو اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اپنے مالک کے ملک میں اس کی اجازت اور مشیئت کے بغیر تصرف کر سکے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقیدے کے اہداف و مقاصد

ہدف کا اطلاق کئی ایک معانی پر ہوتا ہے۔ انہی معانی میں سے ایک معنی یہ ہے کہ "وہ علامت جس کو گاڑا جاتا ہے تاکہ اس کی طرف تیر اندازی کی جاسکے اور ہر مقصود چیز پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے"۔

اسلامی عقیدے کے بہت عظیم مقاصد ہیں جو اس عقیدے کو اپنانے سے حاصل ہوتے ہیں، چند ایک مقاصد درج ذیل ہیں:

* نیت کو خالص کرتے ہوئے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا کیونکہ وہ خالق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس لئے تمام تر امور میں اس کی طرف رجوع کرنا اور اس کی عبادت کرنا واجب ہے۔
* دل کا اس عقیدے سے خالی ہونے کی وجہ سے جو دیوانہ پن، فساد و انتشار پیدا ہوتا ہے اس سے عقل و فکر کو آزاد کرانا کیونکہ جس شخص کا دل اسلامی عقیدے سے خالی ہے یا تو وہ کسی قسم کا عقیدہ نہیں رکھتا اور مادہ پرست ہے یا پھر گمراہ کن عقائد اور خرافات میں گھرا ہوا ہے۔
* دلی اور فکری طور پر راحت اور اطمینان محسوس کرنا اسلامی عقیدے کو اختیار کرنے کے سبب ہر قسم کی پریشانی اور فکر و نظر میں اضطراب ختم ہوجاتا ہے کیونکہ یہ عقیدہ مؤمن بندے کو اپنے خالق سے ملا دیتا ہے، وہ اسے رب، مدبر، حکیم اور شارع مانتے ہوئے اس کے ساتھ راضی ہو جاتا ہے، اس کی تقدیر پر اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کھل جاتا ہے وہ کوئی بدیل تلاش نہیں کرتا۔
* اللہ تعالیٰ کی عبادت یا مخلوق کے معاملات میں ارادے اور عمل کے انحراف سے محفوظ ہونا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ رسولوں پر ایمان لانا اسلامی عقیدے کی اساس ہے جو اس بات کو متضمن ہے کہ ارادہ اور عمل رسولوں کے لائے ہوئے سلامتی والے اور پرامن طریقے کی اتباع کی جائے۔

❊ سنجیدگی سے تمام معاملات کو انجام دینا کہ انسان فرصت کے اوقات میں ثواب کی امید کرتے ہوئے نیک اعمال کرے اور عذاب الٰہی سے خوف کھاتے ہوئے ہر گناہ والی جگہ سے دور ہو جائے کیونکہ آخرت کے دن پر ایمان لانا اسلامی عقیدے کی اساس ہے جس دن انسان کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٢﴾﴾

(الانعام : ١٣٢)

''اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔''

اس چیز کی ترغیب نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان میں دی ہے:

((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ، خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ کو طاقت ور مومن کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں ہی خیر ہے اور جو چیز تجھے نفع دے اس کی حرص کر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور عاجز نہ ہو اور اگر تجھے کوئی مصیبت یا پریشانی آ جائے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں ایسے کر لیتا تو ایسے ایسے ہو جاتا بلکہ تو کہہ کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے اور جو اس نے

[1] صحيح مسلم، كتاب القدر، باب في الأمر بالقوة وترك العجز والاستعانة بالله وتفويض المقادير لله، ح: 2664.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہا وہ کیا کیونکہ "لو" کا کلمہ شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔"

* ایک محفوظ اور طاقت ور امت کو پیدا کرنا جو اپنے دین کی سربلندی اور حفاظت کی خاطر مصائب اور تکالیف کی پروا کیے بغیر اپنی ہر چیز کو اللہ کی راہ میں پیش کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝﴾

(الحجرات: ۱۵)

"مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں (اپنے دعوائے ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔"

* افراد اور معاشرے کی اصلاح کر کے دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرنا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (النحل: ۹۷)

"جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔"

یہ اسلامی عقیدہ کے بعض اہداف اور مقاصد ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ان مقاصد کے حصول کو ممکن بنائے۔ بے شک وہ مہربان اور کرم کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود و سلام ہوں ہمارے نبی محمد ﷺ پر اس کی آل پر اور تمام صحابہ کرام پر۔

تم بعون الوهاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دارُالابلاغ

کتاب و سُنّت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

DARULIBLAGH

پبلشرز اینڈ ڈِسٹری بیوٹرز

ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور پاکستان

0423-7361428

0300-4453358